Reg. No. L ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

THE ALFAZL QADIAN.

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

...س کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں ...

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو۔

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۲ | مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۱ء سنہ ۶ | یوم دوشنبہ | مطابق ۹ محرم سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت غرباء قادیان کو سٹور کی دکان سے عام بھاؤ سے فی روپیہ آدھ سیر زیادہ آٹا دیا جا رہا ہے۔ جو جناب مولانا شیر علی صاحب کی تصدیقی چٹھی پر ملتا ہے۔

۸ ستمبر کو کسی قدر بارش ہوئی۔ جو فصل کے لئے بہت مفید سمجھی گئی ہے۔

۱۱ ستمبر کو معاصر الحکم کا ایک پرچہ شایع ہوا ہے جس میں آیندہ باقاعدہ جاری رہنے کی امید دلائی گئی ہے۔ قدردان الحکم توجہ فرمادیں۔ اس کے متعلق مفصل کسی دوسرے وقت میں لکھا جائیگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اقدس کی ڈائری ارسال ہے:-

مورخہ ۲۸ کو حضور بمعہ ہمراہی چند احباب مقام چھرن بل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ تمام دن حضور وہاں ٹھیرے۔ پانچ بجے واپسی ہوئی۔ راستہ میں حضور کا پاؤں ایک جگہ پھسل گیا۔ اور حضور کو داہنے پاؤں میں موچ (Sprain) آگئی۔ بوجہ شدت درد کے حضور گھوڑی پر سوار ہو گئے۔ اور اس طرح گھر پہنچے۔ مکان پر آکر حضور کے پاؤں پر مالش کے بعد پٹی باندھی گئی۔ رات سخت تکلیف رہی۔ مورخہ ۲۹ کو حضور کے پاؤں پر ورم ہو گیا۔ اور کچھ حرارت بھی ہو گئی۔ حضور تمام دن اندر ہی رہے۔ حضور چل پھر بھی نہیں سکتے۔ والدہ میاں ناصر احمد سلمہا کو بخار زیادہ رہا اور ضعف ہو گیا۔ رات کو تکلیف بہت زیادہ ہو گئی۔

مورخہ ۳۰ کو صبح کے وقت والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کی حالت بہت نازک ہو گئی۔ بخار ۱۰۵ تک ہو گیا۔ اور سخت کمزوری ہو گئی مگر الحمد للہ کہ پھر رفتہ رفتہ بخار کم ہونا شروع ہوا۔ آخر دو بجے کے قریب ۹۹ تک آگیا۔ اور پھر بفضلہ تعالیٰ شام کے قریب ۹۸ تک ٹمپریچر اُتر آیا۔ حضرت اقدس

گئے پاؤں پر ورم ابھی تک ہے۔ اور حضور کو چلتے وقت بہت تکلیف محسوس ہوتی ہے ۔

مورخہ ۳۱ اگست کو حضور کو پاؤں میں تکلیف بدستور رہی۔ حضور باہر تشریف نہ لائے۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہے ضعف اور نقاہت بہت ہے ۔

مورخہ یکم ستمبر کو حضور کا پاؤں نسبتاً اچھا ہے۔ مگر ابھی حضور چل پھر نہیں سکتے۔ اسلئے حضور باہر تشریف نہیں لائے۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ مورخہ ۲ ستمبر کو حضور کا پاؤں نسبتاً اچھا ہے۔ حضور نماز جمعہ کے لئے تشریف لائے۔ اور خطبہ پڑھا۔ بعد نماز جمعہ پندرہ آدمی حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللھم زد فزد

خاکسار سید محمود۔ از آسنور

نظم

افکار گوہر

(از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر)

درماں سمجھ رہا ہوں جنوں کے اثر کو میں
دشمن بناؤں سر کو نہ توڑوں جو گھر کو میں

ہے ننگ عشق اہل ہمم گریہ و بکا
نفرت سے دیکھتا ہوں ہر اک نوحہ گر کو میں

دل نذر سوز عشق ہوا بھی تو کیا ہوا
میری چلے تو آگ لگادوں جگر کو میں

روئے سخن ہے مجھ سے نگاہیں عدو پہ ہیں
پہچانتا ہوں خوب تمہاری نظر کو میں

سُن لے حریف ملت صبر و رضا ہے یہ
کرتا ہوں پیار خنجر بیداد گر کو میں

ہے سجدہ گاہ اہل تقدس یہ سر زمیں
کیوں کر کہوں نہ کعبہ تیری رہگذر کو میں

بھولا ہوں رہ مناظر منزل کو دیکھ کر
بدنام کر رہا ہوں مگر راہبر کو میں

حیران ہوں کیا کروں کہ ابھی سے ہی بدحواس
دل اپنا دوں کہ اپنی زباں نامہ بر کو میں

جاؤں کہاں بتا تو سہی اسکو چھوڑ کر
کس آسماں سے لاؤں ترے سنگ در کو میں

پھر اتصال طالب و مطلوب ہے محال
بیٹھے رہے اُدھر کو اگر تم ادھر کو میں

حیراں ہوں اضطراب دل دردمند سے
سمجھاؤں کس دلیل سے اس بیخبر کو میں

قطرہ بھی خون کا دل مایوس میں نہیں
پہنچاؤں اب کہاں سے رسد چشم تر کو میں

دلواؤں عمر خضر اسے بس چلے اگر
فضل خدا سمجھتا ہوں فضل عمر کو میں

گوہر تمہیں بتاؤ کہ ہے اس کا کیا علاج
دشمن طبیب سمجھے مجھے ۔ چارہ گر کو میں

اخبار احمدیہ

درخواست دُعا مکرم خان بہادر مولوی عبدالحق صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی بذریعہ تحریر فرماتے ہیں۔ میں سینہ کے درد شدید میں مبتلا ہوں اور بہت سخت تکلیف اٹھا رہا ہوں۔ دُعا کا خواستگار ہوں۔ لیکن الفضل کی اشاعت سے غافل نہیں ہوں۔ احباب جناب خان بہادر موصوف کی صحتیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔ جناب موصوف الفضل کے خاص معاونین میں سے ہیں۔ اسوقت تک متعدد معزز غیر احمدی اصحاب کو خریدار بنا چکے ہیں۔ اور مذکورہ بالا تکلیف دہ حالت میں بھی دو خریدار دئیے ہیں ۔

یہ عاجز ایک دینی کام کے لئے اڑھائی ہزار میل کے سفر پر روانہ ہوا ہے۔ کام مشکل ہے۔ احباب دُعا فرماویں کہ خداوند عالم اس کام کو دینے کی توفیق دے ۔

(ماسٹر) عبد الرحمٰن عفا اللہ عنہ از بمبئی

اہلیہ مکرمہ بابو محمد یوسف صاحب ایجنٹ بیٹ اپاڑ بھادنی عرصہ دو سال سے بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ ان کی صحت کی خبر معلوم ہونے پر میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک مستحق صاحب کے نام ایک سال کے لئے اخبار الفضل جاری کرانے کا وعدہ کرتا ہوں۔ والسلام

خادم محمد ابراہیم محرر دفتر تعلیم و تربیت

بندہ کچھ عرصے سے کام کیلئے یہاں آیا ہوا ہے۔ مگر طبیعت اچھی نہیں رہتی آئے دن بیمار ہو جاتا ہوں احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو دور فرمائے۔

خاکسار عبد اللہ احمدی۔ سیلون

میری ہمشیرہ عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہے اب بیماری اور بھی بڑھتی معلوم ہوتی ہے۔ احباب مریضہ کی صحت کے واسطے دعا فرماویں۔ خاکسار عبد الرحمٰن لاہور

میری اہلیہ بعارضہ بخار و سرسام بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب سے درخواست دُعا ہے۔

حافظ احمد دین جمعدار جیلخانہ راولپنڈی۔

میرا بھائی مہر سلطان خان صاحب جو ایک مخلص احمدی ہے۔ چند یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ دعا فرماویں۔

بندہ پہلوان۔ سیال۔ نائب محرر تھانہ ٹبرانہ۔

ولادت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے ہاں ۲۸ اگست کو لڑکا متولد ہوا ہے اس کی خوشی میں انھوں نے رسالہ "مسلم سن رائز" کی ایک سال کی قیمت دی ہے۔ وہ تمام جماعتوں و احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

ڈاکٹر عطاء الدین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ خدا مبارک کرے۔ سید عبد اللہ۔ قادیان

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عاجز کے ہاں لڑکا عنایت فرمایا ہے سب بھائیوں سے درخواست ہے بچہ کے لئے دُعا فرماویں۔ شیخ ظہور احمد۔ از پٹیالہ

مستری عبد الخالق صاحب ملازم ریلوے اسٹیشن ادھم پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۲ ر ستمبر ۱۹۲۱ء نمبر ۶

مذہبی معاملات میں مساوات

اسلام اور عیسائیت

اسلام نے مذہبی امور میں تمام مسلمانوں کے خواہ وہ کسی قوم کسی رنگ۔ کسی درجہ اور کسی پیشہ کے ہوں۔ مساوی حقوق رکھے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک مسجد کے دروازے شاہ و گدا۔ امیر و فقیر۔ گورے اور کالے مغربی اور مشرقی سب کے لئے کھلے ہیں۔ اور ایک معمولی درجہ کا مسلمان بادشاہ وقت کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کا پورا حق رکھتا ہے۔ یہ صرف کہنے کی بات نہیں بلکہ جب تک مسلمان حکمران اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا رہے۔ اور مسجد میں جا کر نماز پڑھتے رہے۔ ایسا ہی ہوتا رہا۔

اسی طرح اسلام میں داخل ہونیوالوں کے ساتھ خواہ وہ کیسی ہی ادنیٰ سے ادنیٰ قوم سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ کبھی ایسا سلوک نہیں کیا گیا۔ جو عام مسلمانوں اور انہیں ناگوار تمیز کا مظہر ہو۔ کیونکہ جب اسلام ایک مسلمان غلام کے لئے کسی قسم کا بے عزتی کا سلوک روا نہیں رکھتا۔ تو کسی غیر مذہب کے آزاد شخص کے اسلام میں آنیوالے سے کس طرح کوئی دوئی اور تفریق کا سلوک روا رکھ سکتا ہے۔ اسلام میں مذہبی وراثت کوئی نہیں یعنی یہ نہیں ہے۔ کہ ایک مسلمان اس لئے معزز خیال کیا جائے۔ کہ اس کے آبا و اجداد مسلمان تھے اور ایک نیا داخل اسلام ہونیوالا اسلئے ذلیل سمجھا جائے کہ اس کا خاندان مسلمان نہ تھا۔ بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے لحاظ سے ان کے حقوق میں کوئی فرق نہ سمجھا جائیگا۔ اور اعزاز کے لحاظ سے ایک نومسلم اپنے تقویٰ و طہارت اور دین کے تعلق کے باعث کئی پیدائشی مسلمانوں سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ اور وہ زیادہ عزت اور توقیر کے قابل سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اسلام نے اعزاز کی بناء تقویٰ پر رکھی ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم (۴۹۔۱۳) ۔ تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ معزز اور مکرم وہی ہے۔ جو زیادہ متقی ہے۔

بگر برخلاف اس کے عیسائیت جس کی بنیاد محبت پر بتائی جاتی ہے۔ اور جو تمام جہان میں "پیغام محبت" پہنچانے کی مدعی ہے۔ عیسائیت میں داخل ہونیوالے لوگوں کو خواہ اعلیٰ درجہ کے ہی کیوں نہ ہوں۔ مساوی حقوق دینے کے لئے تیار نہیں۔ اس کا پتہ ان لوگوں کے شور و شر سے لگتا رہتا ہے۔ جو بیچارے نہ معلوم کیا کیا خیالی پلاؤ پکاتے ہوئے عیسائی مشنریوں کی میٹھی میٹھی باتوں پر لٹو ہو کر مسیحیت کا جامہ پہن لیتے ہیں۔ عیسائی بننے کے بعد ان کے ساتھ ان کی رنگت ان کی قومیت ان کے وطن کی وجہ سے جو مذہبی معاملات میں سلوک کیا جاتا ہے وہ چونکہ سفید رنگ کے یورپین عیسائیوں سے بالکل جداگانہ اور نہایت ادنیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ اسلئے وہ شور مچاتے اور انصاف پسند لوگوں سے دادرسی کے متمنی ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی چیخ و پکار نہ آج تک سنی گئی ہے اور نہ آئندہ سُنی جائیگی۔ وجہ یہ کہ نئے عیسائیوں کے ساتھ ناواجب اور ناروا سلوک کرنیوالے اپنے مذہب کے رو سے حق بجانب ہیں۔ کیونکہ عیسائیت بنی اسرائیل کے سوا اور کسی کو اپنے دامن میں جگہ دینے کی روادار نہیں ہے۔ اور حضرت مسیح نے غیر اقوام کے لوگوں کو جو ان سے "زندگی" کے متمنی ہوئے۔ بڑے سخت الفاظ میں دھتکارا ہے۔

جب عیسائیت بنی اسرائیل کے سوا دوسری اقوام کے لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ تو غیر اقوام کے لوگوں کو ہرگز توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ عیسائیت میں داخل ہونے پر ان کے ساتھ مساویانہ سلوک کیا جائیگا۔ یا ان کی کبھی دادرسی ہوگی۔ اسلئے ان کا اس کے لئے کوشش کرنا بیہودہ ہے۔ ہاں وہ اپنی اس چیخ و پکار سے ان لوگوں کو متنبہ کر سکتے ہیں۔ جو کسی نہ کسی وجہ سے عیسائیت کے زیر اثر ہوں۔ اور انہیں بتلا سکتے ہیں۔

من نکردم شما حذر بکنید

اسی غرض سے ہم ایک ہندوستانی پادری کے مضمون سے چند اقتباس درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے ولایت کے ایک اخبار "چیلنج" میں "ہندوستان میں کلیسائے مسیح کیوں ناکام ہے" کے عنوان سے شایع کرایا ہے۔ پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہندوستان میں ایک سچی اخوۃ ان لوگوں کے اندر جو عیسائی کہلاتے ہیں۔ بالکل موجود نہیں۔ اور اگر ہے تو وہ اسقدر کمزور ہے۔ کہ لوگوں کو اس کا پتہ تک نہیں لگ سکتا۔ کلیسائے انگلستان جس کا تعلق اور مالی طور پر دار و مدار حکومت پر ہے۔ رنگ سب سے زیادہ رنگوں کی تفریقات اور امتیازات کا آماجگاہ ہے کلیسیا کے انگریز اور ہندوستانی ممبر مختلف گرجاؤں میں عبادات کرتے ہیں۔ اور یہ تفریق یہاں تک ترقی کر چکی ہے۔ کہ انگریزوں کے قبرستان بھی اگرچہ وہ حکومت کے خرچ پر قائم ہیں۔ ہندوستانی عیسائیوں پر قطعاً بند ہیں۔ اور وہ انہیں دفنانے نہیں جا سکتے۔"

مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے کہ یورپین عیسائی اپنے ہندوستانی ہم مذہبوں کے ساتھ محض اختلاف رنگ کی وجہ سے ایک گرجا میں بیٹھ کر خدائے محبت کی عبادت بھی نہیں کر سکتے۔

پھر لکھا ہے:۔

"حال ہی میں لکھنؤ کے بشپ کے علاقے میں کلیسیا کے اولین ہندوستانی پادریوں میں سے ایک کے ولایت نژاد بچوں کو اس ایک ہی چرچ سکول سے جو اس مقام پر ہے۔ محض اسلئے خارج کر دیا گیا کہ چند ایک یورپین اور ایک نیم یورپین والدین اسکول میں ان کی موجودگی پر معترض ہوئے تھے۔ اس علاقہ کے بشپ نے جو سکول کا معائنہ کرتا ہے۔ اس افسوسناک فیصلے کے خلاف انگلی تک اٹھانے سے صاف انکار کر دیا"

اس سے پتہ لگتا ہے۔ یورپین بانیم یورپین اتنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ کہ ایک ہندوستانی پادری کے بچے جو خاص ولایت میں پیدا ہوئے۔ ان کے بچوں کے ساتھ بیٹھکر ایک سکول میں پڑھتے مرنے اور عبادت کرنے میں جو تمیز ہے۔ وہ تو ہے ہی۔ اب سکول کی عمارت میں بھی دو عیسائی بوجہ اختلاف رنگ جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر اسی کا نام محبت ہے۔ تو پھر نفرت کسے کہا جائیگا پھر پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"انگریزی کلیساؤں کے پلیٹ فارم ہندوستانی پادریوں پر بالکل بند ہیں۔ راقم مضمون کو اس کے سارے زمانہ پادریت میں جو کئی سالوں پر پھیلا ہوا ہے۔ کبھی ایک دفعہ بھی اپنے ملک کے ایک بھی انگریزی کلیسا میں وعظ کرنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ حالانکہ جب میں انگلستان میں تھا۔ تو بیسیوں گرجوں میں ایک سے زیادہ کھچا کھچ بھرے ہوئے بڑے ہی آدمیوں کے ساتھ میرا وعظ سنا گیا"۔

کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ محض یورپ میں پیدا ہونے سے کوئی شخص عیسائی مذہب کا زیادہ عالم ہو۔ بہ نسبت اس شخص کے جو ایشیا میں پیدا ہوا لیکن یورپین لوگ محض یورپ میں نہ پیدا ہونے کے جرم میں ایک ایشیائی عیسائی پادری کو اس کی تمام قابلیتوں سے جواب دیدیتے ہیں۔ اور کلیساء کے پلیٹ فارم پر قدم رکھنے کی بھی اسے اجازت نہیں دیتے۔

اسی سلسلہ میں پادری صاحب لکھتے ہیں کہ "بحالیکہ اعلیٰ ترین سرکاری مناصب جن میں رتبہ لارڈ شپ اور وائسرائے کی کونسل کی وائس پریزیڈنٹ شپ بھی داخل ہیں۔ انفرادی زندگی بسر کرنیوالے ہندوستانیوں پر بند نہیں۔ مگر ایک ہندوستانی پادری ایک نہایت ادنیٰ چیپلن کا منصب یا ہندوستان کے مستند کلیسا میں کوئی ایک بھی امتیازی عہدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ خواہ اس کی تعلیم اور قابلیت کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو" (ڈیلی ۲۷ر اگست)

قابلیت کے مطابق دنیاوی امور میں بھی مناصب ملنے ضروری ہیں۔ لیکن مذہبی مدارج میں قومیت اور رنگت کے سوال کو بالکل بالائے طاق رکھ دینا چاہیئے۔ اور جو اپنے مذہب کا زیادہ پابند ہو۔ اُسے پابندی نہ کرنیوالوں پر ترجیح ہونی چاہیئے۔ مگر عیسائی صاحبان اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔

ان حالات سے ظاہر ہے کہ یورپ کے عیسائی پادری جن لوگوں کو اپنی گود میں لیتے ہیں۔ انکو اپنے برابر حقوق دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ دنیاوی امور میں تو کیا مذہبی امور میں بھی۔ اور حقوق کا سوال تو الگ رہا۔ اتنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ کہ ایک گرجا میں جمع ہوں یا ایک پلیٹ فارم پر کھڑے ہو سکیں۔

اس کے مقابلہ میں اسلام قبول کرنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ [illegible] اول میں اگر کوئی حبشی غلام بھی مسلمان ہوتا۔ تو وہ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی تقویٰ و طہارت کے مطابق عزت و حرمت سے دیکھا جاتا تھا۔ بلالؓ حبشی نے باوجود سیاہ فام اور غلامی کے داغ سے داغدار ہونے کے مسلمان ہونے کے بعد اپنی تقویٰ و طہارت کی وجہ سے وہ درجہ حاصل کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص مقرب بن گیا۔

اسی قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک مثالیں پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ اسلام نے جو مساوات قائم کی ہے۔ وہ ایسی زبردست اور پُر اثر ہے۔ کہ اسلام میں اس کے خلاف کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ اور اسوقت اگر اسپر عمل ہوتا دیکھنا ہو۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں دیکھ لو۔ جسمیں آئے دن دیگر مذاہب۔ دیگر اقوام اور دیگر ممالک کے لوگ داخل ہوتے رہتے ہیں۔ کئی ایک ایسے اصحاب ہیں۔ جو ہندو مذہب سے اسلام میں داخل ہوئے۔ انکی شادیاں مسلمانوں کے معزز گھرانوں میں ہوئی ہیں۔ ان کے لڑکے لڑکیوں کے رشتے اچھے گھروں میں ہوئے ہیں۔ ان کے سپرد نہایت ذمہ داری کے کام کئے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ دینی تعلیم و تربیت پر انہیں مقرر کیا گیا ہے۔ اور ان میں اور دوسرے مسلمانوں میں کسی قسم کا ایک ذرہ بھی امتیاز کسی معاملہ میں نہیں ہے۔

یہ ہے اسلام اور عیسائیت میں ایک ایسا بین اور صاف فرق کہ جس کو ہر ایک انسان معمولی غور سے معلوم کر سکتا ہے۔ اور اگر اس کے دل میں غیرت و حمیت کا کچھ بھی جذبہ ہو۔ تو وہ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام پر دل و جان سے فریفتہ ہو جائیگا:

علی گڑھ گزٹ تصحیح کرے

۲۷ر اگست کے علی گڑھ گزٹ میں ایک نوٹ بعنوان "جماعت احمدیہ کا مناظرہ" شایع ہوا ہے۔ جسمیں اس مناظرہ کی کیفیت۔ جو ہمارے علمار کا غیر احمدی مولویوں سے علی گڑھ میں ہوا۔ ان الفاظ میں شایع کی گئی ہے۔

"جلسہ کے شرکاء میں اکثر حصہ نان کواپریٹروں کا تھا۔ جنھوں نے حسب معمول شور و غل برپا کر کے جلسہ کے مقصد کو فوت کر دیا۔ اور باوجود بمبئی کے مولوی صاحب اور مسٹر نثار احمد خان شروانی کی کوششوں کے باز نہ آئے۔ اور بالآخر جلسہ بلا تنقیح مسائل زیر بحث (یعنی (۱) وفات مسیح (۲) مسیح موعود اُمت محمدیہ سے ہے یا بنی اسرائیل سے) برخاست ہو گیا۔ یہ ضرور تھا۔ کہ احمدی مولوی صاحب مقررہ وقت سے زیادہ وقت لے لیا کرتے تھے۔ تاہم جس حد پر مناظرہ ختم ہوا۔ وہاں تک احمدیوں کی دلائل کو شکست نہیں کیا جا سکا"۔

ہم عصر علی گڑھ گزٹ کی یہ بات قابل تصحیح ہے کہ جماعت احمدیہ کی شاخ لاہور کے علما ہیں۔ یہ مرکزی جماعت احمدیہ قادیان کے مبلغین ہیں۔

مناظرہ کے متعلق جو رائے ظاہر کی گئی ہے۔ وہ اس لحاظ سے قابل غور ہے کہ ایک غیر احمدی پرچہ کی رائے ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دلائل کے لحاظ سے ہمارے علمار کا غیر احمدیوں پر بیّن غلبہ رہا۔

خطبۂ جمعہ

ایک رنگ میں رنگے جاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۲۶ اگست سنہ ۱۹۲۱ء بمقام آسنور

تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

جمعہ کے خطبہ کی غرض تو یہی ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو ان کے دین کے متعلق ضروری امور سے آگاہ کیا جاوے لیکن چونکہ آج صبح سے برابر دین ہی کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں۔ اور نماز جمعہ کے بعد بھی وہی ذکر ہو گا۔ اس لئے آج خطبہ لمبا کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اس امر کیطرف آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ جمعہ کا لفظ جمع سے نکلا ہے جسکے معنے اکٹھا ہونا ہیں۔ جمعہ کے دن لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مومنوں کو تمام روکیں توڑ کر آپس میں اکٹھا ہونا چاہیئے جسطرح لوہا اور مقناطیس الگ نہیں رہ سکتے اسیطرح دو مومن بھی الگ نہیں رہ سکتے۔ اگر کبھی کوئی تنازع ہو بھی جاوے تو جلد سے جلد صفائی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلے صلح کرے وہ پانچسو سال پہلے جنت میں داخل کیا جائیگا۔ چنانچہ روایت ہے کہ امام حسنؓ اور حسینؓ میں کسی بات پہ جھگڑا ہو گیا۔ در اصل امام حسینؓ کی زیادتی تھی۔ اور امام حسنؓ حق پر تھے۔ دوسرے دن صبح ہی صبح امام حسنؓ امام حسینؓ کیطرف دوڑے جا رہے تھے۔ کسی نے دیکھا تو دریافت کیا کہ کیوں جا رہے ہیں۔ امام حسنؓ نے جواب دیا حسینؓ سے معافی مانگنے۔ اُسنے کہا کہ زیادتی تو انکی ہے۔ تو جواب دیا کہ اسی لئے تو میں جلدی کر رہا ہوں۔ کہ وہ مجھ سے پہلے معافی نہ مانگ لے۔ اور اسطرح دنیا میں بھی مجھ پر زیادتی کر کے پھر آخرت میں بھی مجھ سے آگے بڑھ جاوے۔ اور میں دنیا و آخرت میں پیچھے رہ جاؤں۔ تو جمعہ تمہیں اس بات کی طرف بلاتا ہے کہ تمام کدورتیں دور کرو۔ اور سب ایک ہو جاؤ۔ جس طرح بُنے ہوئے کپڑے کے ایک حصہ پر پیشاب پڑ جائے تو سارا کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے۔ مگر کھلے سوت میں ایسا نہیں ہوتا۔ اور کپڑے کے کسی ایک حصہ کو اللہ کا پیارا بندہ ہاتھ لگاوے تو وہ سارا متبرک ہو جاتا ہے۔ برخلاف اسکے سوت کے جس طرف ہاتھ لگے وہی متبرک ہوتا ہے۔ تو اس طرح جمع ہونے میں ہی برکت ہے گو عیب بھی ایک کا دوسرے کو لگتا ہے۔ مگر جس طرح پاکیزگی نجاست پر غالب آتی ہے اسیطرح نیکوں کی نیکی بُروں کی بُرائی پر غالب آجاتی ہے۔

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اکھٹے ہو کر رہو اور ایک ہی رنگ میں رنگے جاؤ۔ اگر اس ایک مقصد کے اندر جمع ہو جاؤ جس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تو آپ اس مقصد کو حاصل کر لینگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (نوشتہ تقی الدین احمد)

ملفوظات خلیفۃ المسیح میں سے کچھ

ایک دن فرمایا۔ ایک طرف تو اس آیت کی طرف کہ ربوۃ ذات قرار معین غور کیا جائے اور دوسری طرف کشمیر کے نظاروں کو دیکھا جائے۔ تو عجیب ہی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہاں بلندی بھی ہے یعنی پہاڑ بھی ہیں۔ اور ذات قرار و معین بھی ہے میدان اور چشمے بھی ہیں۔

فرمایا کہ مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اولؓ) فرمایا کرتے تھے۔ یہ جو حدیث میں ہے کہ زمین نبیوں کی نعش کو نہیں کھاتی یہ عام نہیں بلکہ خاص حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت ہے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دفعہ سیر میں فرمایا تھا کہ اگر حضرت مسیحؑ کی قبر کو کھولا جائے۔ اور آپؑ کی نعش نکل آئے۔ اور ہاتھ پاؤں پر صلیب کے نشانات ملیں تو مجھے اسقدر خوشی ہو کہ اگر کوئی شخص خوشی سے مر سکتا ہو تو میں اسدن مر جاؤں۔ فرمایا حضرت مسیح موعودؑ حضرت عیسیٰؑ کی قبر کی تاریخی طور پر تحقیقات کو [illegible] سمجھتے تھے۔ جیسا کہ آپکا یہ فرمانا ثابت کرتا ہے کہ (جاؤ سرینگر کشمیر میں قبر کو دیکھ لو)

خطبۂ جمعہ

دعائیں کرو

از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۲۶ اگست سنہ ۱۹۲۱ء

آیۃ شریفہ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا (پارہ ۱۹ رکوع ۴) کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

نبیوں کے آنے کے بعد عذاب

خداوند تعالیٰ کی یہ قدیم سنت ہے کہ جب کبھی وہ کسی قوم کی ہدایت کے لئے اپنے کسی بندے کو بھیجتا ہے۔ تو اس قوم میں عذاب بھی بھیجتا ہے۔ جہانتک کہ ہدایت مطلوب ہوتی ہے اس وقت تک عذاب آتے رہتے ہیں۔ پہلے انبیاء ایک ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور ان میں ایسے بھی ہوئے ہیں کہ وہ ایک ہی بستی کے لئے تھے۔ اسلئے اس وقت کے عذابوں کا دائرہ وہ قوم یا بستی ہی ہوتی تھی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ سب دنیا کے لئے تھے۔ اور آپ کے نہ ماننے والوں کے لئے عذاب نے آنا تھا۔ مگر چونکہ آپؐ کے وقت میں تکمیل تبلیغ نہیں ہوئی تھی اس لئے خدا نے یہ ابتداء سے مقرر کر رکھا تھا۔ کہ آنحضرت صلعم کے دین کی تکمیل تبلیغ کے لئے مسیح موعود بھیجا جائیگا اس لئے وہ وقت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں آنا تھا۔ جبکہ مختلف شکلوں میں ساری دنیا پر عذاب نازل کیا جائے۔

اتمام حجت کے بعد عذاب

آنحضرت صلعم کے وقت میں دنیا کے بہت سے علاقوں میں آپؐ کی تبلیغ نہیں پہنچی تھی اس لئے جب تک آپؐ کی تبلیغ نہ پہنچتی۔ ان لوگوں کو مورد عذاب بھی نہیں بنایا جا سکتا تھا۔

کیونکہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ اتمام حجت کے بعد عذاب نازل فرمایا کرتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ چونکہ یہ کام مسیح موعود کے وقت میں تکمیل کو پہنچا تھا۔ اسلئے عالمگیر عذاب کا وقت بھی اسی کے زمانہ میں آنا تھا۔

اتمام حجت

اتمام حجت کب ہوتی ہے؟ اسکے متعلق حضرت مسیح موعود سے پوچھا گیا۔ کہ یہاں کے مخالفین کے پیچھے تو نماز نہیں ہو سکتی مگر کیا غیر ممالک کے لوگوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیا انپر اتمام حجت ہو چکی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اتمام حجت کے یہ معنے نہیں کہ نبی ہر شخص کے کان میں جا کر کہے کہ میں نبی ہوں اور میری صداقت کے یہ نشانات ہیں بلکہ نبی کا صرف یہ کام ہے کہ وہ تمام ممالک میں اپنی آواز پہنچا وے اور عام طور پر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص دعوے کرتا ہے پھر یہ لوگوں کا کام ہے کہ وہ مزید تحقیقات خود کریں۔ اس رنگ سے ہم نے ساری دنیا کے لوگوں پر اتمام حجت کر دی ہے۔ خواہ وہ مشرق کے ہوں یا مغرب کے۔ اسلئے ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

پس تکمیل تبلیغ شریعت اسلام مسیح موعود کے وقت میں ہونی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے اس زمانہ میں عالمگیر عذاب نہیں آ سکتا تھا۔ بلکہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں عالمگیر عذاب آنا تھا۔

نبی کے بعد عذاب آنے کی غرض

اب سوال ہوتا ہے کہ نبی کے آنے کے بعد عذاب کیوں آتے ہیں۔ اسکی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ (پارہ ۹ رکوع ۲)

کہ نبی کے بھیجنے کے بعد لوگوں کو تکالیف اور عذاب میں اس لئے مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ وہ تضرع اختیار کریں اور فروتنی پیدا ہوتی ہے۔ جس کے باعث ایک شخص حق کو قبول کر سکتا ہے۔ جو لوگ تضرع اختیار کرتے ہیں وہ عذاب سے بچائے جاتے ہیں۔ اور جو نہیں کرتے وہ عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔

دعا عذاب کو ٹالتی ہے

اس آیت میں جو میں نے ابتداء خطبہ میں پڑھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول ان لوگوں سے کہدو۔ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کہ تمہارے رب کو تمہاری ذرہ بھی پروا نہیں۔ اگر تمہاری دعائیں نہوں۔ دوسری جگہ فرمایا۔ کہ خدا ان کو کیوں عذاب میں مبتلا کرے اگر وہ استغفار کریں۔ گویا دعا ہی ہے جو عذاب الٰہی کو روکے رکھتی ہے۔

اعتقادی و عملی تکذیب

وہ لوگ جو نبی کو نہیں مانتے۔ اور اسکے مکذب ہوتے ہیں ان کا یہ نشان ہوتا ہے کہ وہ دعا سے غافل ہوتے ہیں اور مورد عذاب ٹھہرتے ہیں۔ آگے مکذب بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو صاف انکار کرتے ہیں۔ ایک وہ جو مانتے ہیں مگر کہنے کے مطابق عمل نہیں کرتے کیونکہ عمل ہی ثبوت اعتقاد کا ہوتا ہے عمل میں کمزوری اعتقاد میں کمزوری کا باعث ہوتی ہے۔ جب عمل نہ ہو تو سمجھو کہ اعتقاد میں قصور ہے

ساری دنیا میں عذاب

اس سارے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ آجکل وہ زمانہ ہے کہ خدا کا وہ برگزیدہ جس کا تکمیل دعوۃ کے لئے آنا ضروری تھا۔ آیا اور اسکے آنے سے تبلیغ کی تکمیل ہوئی۔ اس پر انکار کرنے والوں نے انکار کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ساری دنیا میں کسی نہ کسی صورت میں تباہی آ رہی ہے۔ ایک جگہ طاعون ہے۔ تو دوسری جگہ بخار۔ تیسری جگہ جنگ ہے تو چوتھی جگہ قحط۔ کوئی ملک نہیں جو عذاب سے بچا ہوا ہو۔ ان تمام عذابوں کی غرض یہ ہے کہ لوگ تضرع کریں۔ اور توبہ و استغفار سے کام لیں اگر یہ نہو۔ لوگ توبہ و استغفار نہ کریں تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ پھر ایسے سرکش لوگوں کی سرکشی کے باعث ان کی مجھے پروا نہیں۔

مومنوں کا عذاب میں مبتلا ہونا

اب یہاں ایک سوال بھی حل طلب ہے وہ یہ کہ اس زمانہ میں طاعون یا قحط یا لڑائی وغیرہ کے جو عذاب آ رہے ہیں۔ ان میں مسلمان اور بعض احمدی بھی مبتلا ہوتے ہیں۔ اور پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایمان میں اخفا ضروری ہے خدا کے وجود سے لیکر قیامت تک جس قدر امور ایمانیات میں داخل ہیں۔ ان تمام میں اخفا ہی ہوتا ہے۔ کوئی ایمانی اصول سورج کی طرح روشن نہیں۔ اور یہ اخفا ہی ہے جسکے باعث ایمان کی قدر ہے۔ اسلئے اگر مسلمان یا اب بلفظ دیگر احمدیوں میں کوئی شخص طاعون میں یا قحط میں مبتلا نہو اور جنگ میں کام نہ آئے تو اخفا کا پہلو غائب ہو جائے اور لوگوں کو سورج کیطرح نظر آجائے کہ اسلام یا احمدیت سچی ہے۔ پھر کون شخص ہو جو ایمان نہ لائے۔ اس لئے جو لوگ مومنوں میں سے کام آتے ہیں وہ شہید کہلاتے ہیں۔ معذب نہیں کہلاتے اور شہید کا درجہ خدا تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک مقصد میں کام آتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہوتا ہے۔

عملی کمزوری کا اثر

لیکن باوجود اسکے جو لوگ بھی اس میں مبتلا ہوتے ہیں ان میں کچھ نہ کچھ کمزوری ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ جو میرے اخص مرید ہیں ان میں سے کوئی طاعون میں مبتلا نہو گا جو لوگ بھی اس میں مبتلا ہوتے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی شائبہ کمزوری کا ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ بھی اسی کے ماتحت ہوتے ہیں۔ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ الخ اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی بادشاہ باغیوں کی سرکوبی کر رہا ہو فرمانبردار رعایا میں سے بھی کچھ لوگ نا سمجھی کے طور پر باغیوں میں کھڑے ہو جائیں جب گولی چلے گی۔ تو انپر بھی اپنا اثر کریگی۔ جو لوگ مومنوں میں سے مبتلائے عذاب ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی نہ کوئی حصہ کمزوری کا ہوتا ہے اسکا ایک ہی علاج ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضور دعا کی جائے۔ اور استغفار کیا جائے اور ہر قسم کی جلی و خفی اعتقادی یا عملی تکذیب کو چھوڑ دیا جائے دیکھو آجکل دنیا کس زلزلے میں ہے۔ یونان اور ٹرکی بر سر پیکار ہیں۔ آئرلینڈ والے برطانیہ سے بگڑے ہوئے ہیں۔ روس کو قحط نے برباد کیا ہوا ہے۔ اخباروں میں شائع ہوا تھا کہ

خان بہادر سیف اللہ خان صاحب چیرمین میونسپل بورڈ کے مشکور ہیں۔ جنہوں نے نہایت مہربانی سے ہم کو ٹاؤن ہال کے استعمال کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ؛

جلسہ کا پروگرام اُسی دن کافی تعداد میں طبع کرایا گیا۔ اور اشتہار اسکی اشاعت اچھی طرح پر سب احمدی دوستوں نے شہر و چھاؤنی میرٹھ میں کی۔ خلافت کمیٹی کے اراکین کو بذریعہ اشتہار جب اطلاع ہوئی کہ احمدیوں کا جلسہ ٹاؤن ہال میں ۱۴ اگست کو ہوگا۔ تو انھوں نے فوراً ۱۳ اگست ۱۹۲۱ء کی شام کو اپنے جلسہ کا اعلان کیا۔ اور شام کو جلسہ کر کے جسمیں ہزارہا آدمی شریک تھے۔ یہ غلط خبر پھیلا دی کہ قادیانی وفد گورنمنٹ کی جانب سے دورہ کر رہا ہے۔ اور وہ میرٹھ میں کل جلسہ منعقد کر کے خلافت کمیٹی کے خلاف وعظ کریگا۔ اسلئے کوئی اس جلسہ میں شریک نہ ہو۔

بہرحال ۱۴ اگست کو مطابق پروگرام کے جلسہ وقت معینہ پر شروع کیا گیا۔ اور نہایت امن و سکون کے ساتھ شام کو ختم کیا گیا۔ ہم خان بہادر جناب مولوی محمد حسین صاحب شوق زیدی کے نہایت مشکور ہیں۔ جنہوں نے جلسہ میں قدم رنجہ فرما کر ہمارے جلسہ کو زینت بخشی ؛

دوران جلسہ میں محمد ابراہیم صاحب اہلحدیث کی جانب سے ایک رقعہ اس مضمون کا ملا کہ ہم کو وقت دیا جائے چنانچہ ان کو جواب تحریری دیا گیا۔ کہ ½ گھنٹہ جو غیر احمدیوں کے اعتراض کے لئے وقت رکھا گیا ہے۔ اسمیں سے نصف آپ لے سکتے ہیں۔ یہ جواب قریب ۸ بجے ان کے پاس بھیجدیا گیا تھا۔ مگر وہ لوگ ہماری جلسہ میں ۹ بجے اسوقت شرکت کی غرض سے آئے۔ جبوقت کہ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی تقریر ختم ہونے کو تھی ؛

چنانچہ شروع ہی سے انھوں نے کج بحثی کی بنیاد اس طرح رکھی کہ ہم پانچ منٹ میں اعتراض کرینگے۔ اور پانچ منٹ میں ہی آپ کی طرف سے جواب ہوگا۔ اس کے متعلق ہمارے صدر صاحب نے مکرر سہ کرر نہایت مدلل طور پر انکو سمجھایا کہ پانچ منٹ کے اعتراض کا جواب پانچ منٹ میں کیا دیا جا سکتا ہے۔ اور یہ طریق راستی کے خلاف ہے مگر وہ جانتے تھے کہ جواب کے لئے زیادہ وقت دینے میں انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا ہوگا۔ اسی لئے اپنی ہٹ پر قائم رہے۔ اور جب کچھ چارہ نہ دیکھا تو اپنی خفت مٹانے کے لئے اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے اور جے پکارتے اور فتح کا راگ الاپتے ہوئے رخصت ہوئے۔

مگر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنے لیکچر میں معرفت کے دریا بہا دئے۔ اور اپنے مضمون کو عالمانہ رنگ میں وقت مقررہ تک احسن طور پر بیان کیا۔ کاش معترضین سنتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے۔

بعد سہ پہر جناب سید صاحب نے اپنا لیکچر جو پرزور لب و لہجہ میں جو نئی تحقیقات و طرز کلام میں اپنی نظیر آپ تھا۔ نہایت متانت و عمدگی کے ساتھ موجودہ پبلک کے گوش گذار کیا ؛

خاکسار حامد ۔ سکرٹری تبلیغ میرٹھ

ثنائی جوابات پر نظر

غیر احمدیوں کا یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلعم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ آیۃ خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ آپ سب سے آخری نبی ہیں ایسا بین البطلان ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری جیسے اشد ترین مخالف نبوت مسیح موعود کو بھی ماننا پڑتا ہے کہ آیۃ خاتم النبیین کے یہ معنی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہیں آسکتا۔ بلکہ حضرت ہارون کی طرح کے نبی کا آنا جو کہ شریعت محمدیہ کی اشاعت کرنیوالا ہو۔ آیۃ خاتم النبیین کے خلاف نہیں چنانچہ وہ ایک شخص کے جواب میں جس نے کسی احمدی کی طرف منسوب کر کے چند سوال دریافت کئے ہیں۔ اور جنمیں سے ایک سوال یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائینگے تو کس حیثیت میں آئینگے۔ آیا وہ امامت کی حالت میں آئینگے یا نبوت کے ساتھ آئینگے۔ اگر وہ امامت کی حالت میں آئینگے تو وہ نبوت سے کیوں معزول کئے گئے۔ اگر وہ نبوت کی حالت میں آئینگے تو ختم نبوت کی آیۃ کا کیا ترجمہ کروگے؟"

اس سوال کے جواب میں ۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء کے اہلحدیث میں لکھتا ہے:۔ "حضرت عیسیٰ کی دوبارہ زندگی مثل حضرت ہارون کے ہوگی یعنی اسلامی احکام کی تبلیغ اور قرآنی اور حدیثی احکام کی بوجہ الہی صحیح تعبیر کر کے اختلاف علماء کو دور فرما دینگے۔ نہ نبوت سے معزول ہونگے نہ جدید نبوت سے ممتاز بلکہ وہی سابقہ نبوت ہوگی۔ جو قبل نبوت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ انکی ملی ہوئی تھی۔"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے نزدیک آیۃ خاتم النبیین کے یہ معنے نہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد مطلقاً کوئی بھی نبی نہیں آسکتا۔ بلکہ حضرت ہارون کی طرح کے نبی آنے سے جو کہ شریعت محمدیہ کا تابع اور تبلیغ کرنیوالا ہو۔ ختم نبوت نہیں ٹوٹتی۔ اور یہی ہم کہتے ہیں۔ اور حقیقت امر یہی ہے کہ رسول کریم کی شریعت کے تابع ہو کر اگر کوئی نبی ہوگا۔ تو وہ درحقیقت آپ کی نبوت کے انعکاس سے ہوگا نہ کوئی جداگانہ نبوت ہوگی۔ اسوجہ سے مسیح موعود کی نبوت خاتم النبیین کی آیۃ کے خلاف نہیں ہے۔ اب یہی بات کہ اگر نبوت سابقہ ہو تو خاتم النبیین کے منافی نہیں۔ اور اگر آپ کی امت میں سے کسی کو آپ ہی کے فیض سے نبوت کے منصب پر سرفراز کیا جائے تو یہ خاتم النبیین کے خلاف ہے۔ اسکے متعلق میں پوچھتا ہوں۔ کیا آیۃ خاتم النبیین میں کوئی ایسا لفظ ہے۔ جو اس بات کی تائید کرتا ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اپنی پاس سے اسکو گھڑنے کا کسی کو کیا حق ہے۔

مذکورہ بالا شخص نے مولوی ثناء اللہ سے ایک اور سوال یہ کیا ہے کہ کیا آپ آیات قرآنی و احادیث سے دکھا سکتے ہیں کہ رفع کا لفظ جہاں اللہ فاعل ہو اور مفعول ذوالعقول ہو وہاں جسمانی طور پر اٹھانے کے معنے ہوتے ہیں۔

اس کا جواب مولوی ثناء اللہ نے یہ دیا ہے کہ جہاں رفع کے ساتھ صرف الیٰ ہوگا جیسے کہ حضرت عیسیٰ کی شان میں آیا ہے رفعہ اللہ الیہ۔ وہاں یہی معنے ہونگے۔ جہاں بولینگے رفعت الیّ۔ وہاں یہی معنے ہونگے کہ میں نے اسکو اپنی طرف اٹھا لیا۔ ایسی مثال کوئی قرآن مجید سے دے جس میں رفع کے ساتھ صرف الیٰ صلہ ہو۔ اور اس کے معنے ہمارے خلاف ہوں تو ہم مان لینگے۔ ہماری مثال تو رافعک الیّ اور بل رفعہ اللہ الیہ موجود اور کافی ہے ؛ کیا ہی معقول جواب ہے۔ ایک دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اور اسکی تائید میں وہی آیات پیش کی جاتی ہیں جو زیر بحث ہیں۔ اگر مولوی ثناء اللہ کا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ جہاں رفع کے ساتھ الیٰ صلہ ہو۔ وہاں جسمانی طور پر اپنی طرف اٹھانے کے معنے ہوتے ہیں۔ تو ذرا مہربانی کر کے کسی آیت قرآنی یا حدیث سے ثابت تو کرے۔ کہ جب اللہ فاعل اور ذوالعقول مفعول ہو۔ تو رفع کے ساتھ الیٰ آنے سے جسمانی طور پر اٹھانے کے معنے ہوتے ہیں ؛

ایک اور یہ سوال کیا گیا ہے کہ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت علیہ السلام کی طبعی عمر ۱۲۰ سال کی ہے۔ مگر صلیب کے وقت آپکی عمر ۳۳ برس کی تھی۔ باقی عمر انہوں نے کہاں گذاری؟"

روس میں ایک امیر کبیر کے پاس ایک شخص گیا۔ تو دیکھا کہ وہ امیر کھانا کھا رہا تھا۔ مگر کھانے میں اناج کا ایک ذرہ نہ تھا۔ درختوں کے پتوں اور چھال سے وہ روٹی بنی ہوئی تھی۔ سالن پرانے بوٹ کے چمڑے کا ابلا ہوا پانی تھا۔ ہندوستان میں جو بے اطمینانی ہے۔ اس سے بھی آپ لوگ بے خبر نہیں۔ اسوقت قحط کی یہاں جو حالت ہے۔ ہمارے باپ دادوں نے کبھی نہیں اس کی نظیر نہیں بتائی۔ یہ وقت ہی کہ خدا اپنے زور آور حملوں سے اپنے برگزیدہ کی صداقت ظاہر کر رہا ہے۔ اگر بادشاہ اور حکام باغیوں پر غصہ میں ہوں۔ تو فرمانبردار بھی کانپ رہے ہوتے ہیں۔ سو اس وقت خدا تعالےٰ غصہ میں ہے۔ اسوقت آپ لوگوں کا جو اس کے فرمانبردار ہیں۔ فرض ہے کہ خوف اور انابت سے کام لیں۔ اسوقت جبکہ خدا کے زور آور حملے ہو رہے ہیں۔ بچاؤ کا اس کے بغیر کوئی ذریعہ نہیں۔ کہ دعا و استغفار سے کام لیا جائے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے۔ اس میں سکھایا کہ لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک۔ اے خدا اگر تو ناراض ہو۔ تو ہم کہیں نہیں جا سکتے۔ تیرے ہی آگے گرینگے۔ اگر کوئی غیر تکلیف دے۔ تب بھی تیرے سوا ہمارا ٹھکانا کوئی نہیں۔ حالات خطرناک ہیں۔ اس لئے ہم سب کا اپنے بچاؤ کیلئے فرض ہے کہ دعائیں کرتے رہیں ؛

کشمیر میں نئی بیعت کرنیوالے

حسب ذیل اصحاب حال میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

(۱) محمد اسمٰعیل صاحب ساکن سونبہ دوجن (۲) مدد خان صاحب ساکن بڈی یاری پورہ (۳) خضر ڈار صاحب ساکن شورت (۴) نور محمد صاحب ساکن چک اندرفہ (۵) غلام احمد صاحب ساکن گاگرن ؛

مندرجہ ذیل اشخاص نے بیعت خلافت کی۔

(۱) غلام رسول صاحب ساکن زورہ متصل شوپیاں

(۲) محمد امین صاحب خلف غلام رسول صاحب ساکن زورہ متصل شوپیان

احمدی تبلیغی وفد کا دورہ میرٹھ میں

۱۲ اگست ۱۹۲۱ء کی صبح کو بمبئی میل سے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب و جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی و جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری میرٹھ تشریف لائے۔ جناب مولوی عبد العزیز صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ سہارنپور کے خط سے اس وفد کی آمد کی اطلاع ۱۰ اگست ۱۹۲۱ء کو ہوئی تھی۔ اس سے قبل چونکہ میرٹھ کا نام پروگرام میں نہ تھا۔ اسواسطے جماعت میرٹھ نے کچھ تیاری نہیں کی تھی۔ لیکن مولوی عبد العزیز صاحب موصوف کے خط کی بنا پر تیاری کی گئی۔ اور صدر بازار اور رجمن بازار و لال کرتی بازار وغیرہ میں زبانی اعلان کیا گیا۔ اور شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر کوٹھی کی خدمت میں بڑے زور دار الفاظ میں بذریعہ رقعہ لکھا گیا۔ کہ اگر آپ کے مولوی صاحبان ہمارے علماء سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ تو آپ شوق سے ان کو مباحثہ زبانی کے لئے مستعد کریں۔ خواہ تخلیہ میں خواہ جلسہ گاہ میں۔ جس جگہ وہ چاہیں ہمارے علماء ان کی خدمت کے لئے موجود ہیں۔ اور ہماری اس تحریر کا جواب بذریعہ تحریر ہی عطا فرمائیں۔ مگر سخت حیرت کی بات ہے کہ انہوں نے کوئی جواب ہماری تحریر کا نہ دینا تھا نہ دیا ؛

وفد کے قیام کا انتظام صدر بازار کیمپ میرٹھ میں شیخ عبد الرشید صاحب نے اپنے بھائی ماسٹر نور الدین صاحب سوداگر کی کوٹھی کے ایک حصہ میں کیا تھا۔ چنانچہ وفد نے وہاں قیام کیا۔ اور شام کو قیام گاہ پر ہی جلسہ ہونا قرار پایا جس کی اطلاع بذریعہ مطبوعہ اشتہار تمام چھاؤنی میں کی گئی۔ اور زبانی بھی بہت سے لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ مضمون "ختم نبوت" جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے واسطے تجویز کیا گیا۔ شہر میرٹھ کے دو طالب علم جن کے ساتھ دو اور شخص بھی تھے۔ آئے دو طالب علموں میں سے ایک مولوی بدر عالم صاحب تھے جنہوں نے غیر احمدیوں کے جلسہ قادیان میں بھی شرکت کی تھی۔ اور دوسرے مولوی غلام غوث صاحب تھے۔ چنانچہ کچھ یونہی گفتگو ہوتی رہی۔ تقریباً ایک گھنٹہ معینہ وقت کے بعد بیس پچیس اصحاب صدر بازار کے جنہیں جناب ماسٹر نور الدین صاحب بھی تھے۔ تشریف لائے۔ بعض دوستوں کی صلاح سے کہ بہتر ہو کہ باقاعدہ جلسہ کی صورت میں جناب مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری مضمون کو بیان کریں۔ دس بجے کے قریب کارروائی جلسہ باقاعدہ شروع ہوئی۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جلسہ کے صدر قرار پائے۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے اپنے مضمون کو تمام وضاحت سے بیان فرمایا۔ ایسا کہ سامعین کو گنجائش اعتراض نہ رہی۔ چونکہ اشتہار میں یہ نوٹ تحریر کر دیا گیا تھا کہ بعد ختم تقریر ازالہ شکوک کے لئے وقت دیا جائیگا۔ اس لئے حاضرین سے کہا گیا کہ جن صاحب کو شکوک اس مضمون کے متعلق ہوں۔ وہ بیان کریں۔ اور اس کا جواب لیں۔ چنانچہ مولوی غلام غوث صاحب جو مولوی بدر عالم صاحب کے ہمراہ آئے تھے۔ اُٹھے اور یہ اعتراض پیش کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں اپنے آپکو محدث بیان کیا۔ اور فرمایا ہے کہ ان کا دعویٰ نبوت کا نہیں ہے۔ بلکہ محدثیت کا ہے۔ جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے جواب میں فرمایا کہ ختم نبوت کے متعلق آپ کا اعتراض نہیں ہے کیونکہ مقرر نے تو ختم نبوت کی حقیقت بیان کی ہے۔ یہ نہیں بیان کیا کہ جناب مرزا صاحب نبی ہیں۔ جسوقت نبوت مسیح موعود کا مضمون ہو۔ اسوقت اگر یہ اعتراض کریں تو مناسب ہے۔ لیکن تاہم اس کا جواب میں دے دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے کئی طرح پر اس اعتراض کا جواب دیا۔ اس کے بعد مولوی بدر عالم صاحب کو کہا گیا کہ آپ کچھ اعتراض کریں۔ مگر باوجود بار بار کہنے کے انکو جرأت اعتراض کرنے کی نہ ہوئی۔ اور دوسرے ہی کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانا چاہی مولوی غلام غوث صاحب ہی مکرر کھڑے ہوئے اور وہی اپنا پہلا اعتراض دُہرایا۔ اسلئے جناب صدر صاحب نے جلسہ کی کارروائی ختم کی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا ؛

۱۳ اگست ۱۹۲۱ء کو بمشورہ جملہ احباب یہ قرار پایا کہ آیندہ جلسہ شہر میرٹھ میں کیا جاوے۔ اور اس کیواسطے جگہ کا انتظام کیا جاوے چنانچہ ٹاؤن ہال کا ایک وسیع ہال معہ فرنیچر کے چیرمین میونسپل بورڈ صاحب کی اجازت سے کرایہ پر لیا گیا۔ ہم

اس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب یوں خامہ فرسائی کرتے ہیں۔

"ان معنے کی کوئی حدیث صحت کو نہیں پہونچی بلکہ اس کی سند بھی آجتک کسی نے پیش نہیں کی ہم اسکے متعلق آئیندہ مزید بحث کرینگے"

آئیندہ جب بحث کریں گے دیکھا جائیگا۔ لیکن اب جو یہ لکھ دیا کہ کوئی حدیث صحت کو نہیں پہنچی یہ تحقیق کرکے لکھا ہے یا آپ اپنے خلاف دیکھ کر یونہی بلا تحقیق لکھ مارا کہ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں سند پیش نہیں کی گئی۔ "دوسری طرف کہتے ہیں "صحت کو نہیں پہونچی" کیا بغیر سند کے دیکھے ہی آپ نے کہ دیا کہ صحت کو نہیں پہونچی

ایک اور سوال یہ کیا گیا ہے کہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے سوال کریگا کہ کیا تو نے تعلیم دی تھی کہ مجھکو اور میری ماں کو معبود مانو تو وہ جواب دینگے کہ جب تک میں اپنی قوم میں تھا تو میں وہی کہتا رہا جو تو نے مجھکو حکم دیا۔ مگر جب تو نے مجھے وفات دی تو ان کا نگہبان تھا۔ اس لحاظ سے آیا اسکی قوم کا عقیدہ قیامت کو بگڑیگا۔ یا انکی حیات میں بگڑ چکا تھا۔ اگر اس زندگی میں بگڑا تھا تو پھر حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ جھوٹ کیوں خدا تعالےٰ کے سامنے بولینگے۔

اس کے جواب میں ثناء اللہ یوں رقمطراز ہے

"اس میں کیا جھوٹ ہے۔ جھوٹ کی بات کونسی ہے اور لفظ کونسا ہے۔ ساری آیت میں اس لفظ پر نشان رکھو تو جواب لو"

سُن لیجئے حضرت عیسیٰؑ کا یہ کہنا کہ کنت علیھم شہیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کہ میں انکا نگہبان تھا جتنے دن انمیں تھا۔ جب تو نے مجھے وفات دی تو تو ہی انکا نگہبان تھا۔ یعنی میں نہیں تھا۔ ان الفاظ سے کہ کنت انت الرقیب علیھم حضرت عیسیٰؑ کا یہی مطلب ہے کہ میری وفات کے بعد وہ بگڑے ہیں۔ اور اسوقت صرف تو ہی ان کا نگہبان تھا میں نہیں تھا کیونکہ حضرت عیسیٰ جب انمیں تھے اسوقت بھی تو اللہ تعالےٰ انکو دیکھتا ہی تھا پھر یہ کہنا کہ میرے مرنے کے بعد صرف تو ہی نگہبان تھا۔ اسکا یہی مطلب ہے کہ ... کے بگڑنے کا مجھے علم نہیں۔ اور حضرت عیسیٰؑ کا اس وقت یہ کہنا جبکہ ان کو بگڑے ہوئے سو دو بارہ آکر دیکھ لینگے۔ خلاف واقعہ اور جھوٹ ہے

ایک اور سوال احمدی کا لم تنشیحیہ کے یہ لکھا ہے کہ بقول آپ لوگوں کے جو آیت قرآنی حضرت عیسیٰ کی حیات ثابت کرتی ہے۔ اُسوقت جب حضرت عیسیٰ دوبارہ آکر وفات پا جائینگے۔ تو اس صورت میں لوگوں کے سامنے اس آیت کے کیا معنے پیش کئے جائینگے۔ جو قرآن مجید کے قیامت تک رہنے کے لئے دلالت کرینگے

اس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ نے جو کچھ لکھا ہے اسکی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جن الفاظ میں سوال پیش کیا گیا ہے۔ مجھے شبہ ہے کہ کسی سمجھدار احمدی نے اس طرح پیش کیا ہو۔ (خاکسار ظل الرحمٰن)

بابی مذہب کے متعلق معلومات

ناظرین اخبار سے بالعموم اور احمدی احباب سے بالخصوص گذارش ہے۔ کہ راقم الحروف کو بابی مذہب کی کتب اور انکے متعلق معلومات حاصل کرنے کا بہت شوق ہے لہذا ملتمس ہوں کہ اگر کوئی دوست اس بارے میں میری مدد فرمائیں۔ تو میں انکا بہت مشکور ہونگا۔ امداد کے طریق حسب ذیل ہیں۔

۱۔ خط و کتابت کے ذریعہ وہ اپنے معلومات سے مجھکو مستفید فرما سکتے ہیں۔

۲۔ اگر کسی کے پاس اس فرقہ کی کتابیں ہوں تو وہ عاریتاً عنایت فرمادیں۔ بعد مطالعہ انشاء اللہ تعالیٰ واپس کردیجاوینگی۔ اور احتیاط سے استعمال کی جاوینگی۔

۳۔ اگر کوئی دوست کتاب فروخت کرنا چاہیں۔ یا کسی ایسی جگہ کا پتہ بتلا دیویں۔ جہاں سے ضروری کتب مل سکتی ہیں۔ تو بہت مہربانی ہوگی۔ والسلام

خاکسار۔ نواب الدین بی۔ اے۔ قادیان

تجرید بخاری اردو

صحیح بخاری اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کیجاتی ہے مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہوجاتی ہے۔ الحمد للہ ۸۹۳ھ میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی حنفی نے بکمال محنت بخاری کی تمام متصل و مستند حدیثوں کو یکجا کرکے ان میں سے ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے چنانچہ علمائے عرب و شام نے اسکی سندیں عطا فرمائیں اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جو عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے بیش بہا تحفہ ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے حجم سوا پانسو صفحے کتاب مجلد قیمت پانچروپے محصولڈاک ۸ر

درخواستیں بہت جلد

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹرہ ولی شاہ کے نام آنی چاہیئں۔

تبلیغی سکرٹری صاحبان

کی خاص توجہ درکار ہے

آجکل بوجہ امن عامہ میں خلل واقع ہونے اور غیر معمولی مخالفت کے زبانی تبلیغ اور تقریریں اتنی نفع مند نہیں جتنی امن کی صورت میں تھیں۔ اس لئے تبلیغی ٹریکٹ منگا کر تقسیم کئے جاویں۔ اور اسطرح تبلیغ کا حق ادا کیا جاوے سرد موسم کے پیش نظر مندرجہ ذیل ٹریکٹ مہیا رہیں۔

تحفہ اسلام مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ۴۰ عدد فی روپیہ
کتاب ہمدرد دانہ خط: مؤلفہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ۸۰ عدد فی روپیہ

مجموعہ تبلیغی جنتری وفات مسیح و صداقت مسیح موعود ۲۰ عدد فی روپیہ
دلائل اور تابعدار نشانات حضرت مسیح موعود

سلسلہ احمدیہ کی کل کتب اور فہرست کتب کے ملنے کا پتہ
کتاب گھر قادیان۔ پنجاب

کوڑیوں کے مول جواہرات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان اشتہارات کا مجموعہ جو حضور نے اتمام حجت کیلئے تمام مخالفین اندرونی و بیرونی کے نام شائع کرکے اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ظاہر کردیا یہ نایاب اشتہارات بڑی محنت سے جمع کرکے اسوقت تک ترتیب وار ۱۸۸۰ء سے لیکر ۱۸۹۵ء تک چار جلدوں میں محفوظ کردئے ہیں بوجہ گرانی کاغذ صرف پانچ پانچ سو نسخہ طبع کرایا ہے۔ ۶۰۰ صفحات پر یہ چار جلدیں ختم ہوئی ہیں۔ اور صرف ۱۰۰ نسخے باقی ہیں جو بعد تلاش پھر دستیاب نہ ہونگے شائقین بہت جلد اس گوہر بے بہا اور در نایاب کو منگالیں۔ قیمت چاروں جلدوں کی صرف پانچروپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔

پتہ

منیجر فاروق بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور

مشکل حل ہوگئی

بگڑی بن گئی

جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی مشہور و معروف نظم عام "بگڑی کون بنا دے تجھ بن" جلسہ سالانہ پر پڑھی گئی تھی اور جس کے احباب مدت سے منتظر تھے۔ ۱۰ر کے ٹکٹ بھیجکر جلدی منگوائیں۔ جلسہ سالانہ قریب ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی کتابوں کا امتحان دینا ہے۔ وہ بھی بہت جلد مطلوبہ کتب منگوالیں۔ اس کے علاوہ قادیان سے جو بھی کتاب کسی دفتر یا دکان سے مل سکتی ہے۔ وہ

ایس محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان سے

طلب کریں۔

نوٹ مفصل اشتہار کیلئے اخبار ۱۶ کو دیکھو۔ مفصل فہرست کتب ۱ر کا ٹکٹ آنے پر مفت ملیگی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس نمبر ۳۵۵ (الف) / ۲۱

یکم دسمبر ۱۹۲۱ء سے (اور نہ کہ یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء سے جو پہلے لکھا گیا تھا) سالم اناج - دال - بیج اور آٹے کا کرایہ ریل مندرجہ ذیل نرخ سے وصول کیا جائیگا۔

پہلے ۱۰۰ میل کا کرایہ — ۴۰ پائی فی من فی میل

۱۰۰ سے اوپر اور ۲۰۰ میل کے اندر اندر فاصلہ (جو پہلے ۱۰۰ میل کے کرایہ میں اضافہ کیا جائیگا) — ۲۵ ”

۲۰۰ سے اوپر اور ۳۰۰ میل کے اندر اندر فاصلہ جو پہلے ۲۰۰ میل کے کرایہ میں اضافہ کیا جائے گا۔ — ۲۰ ”

۳۰۰ سے اوپر اور ۵۰۰ میل کے اندر اندر فاصلہ جو پہلے ۳۰۰ میل کے کرایہ میں اضافہ کیا جائے گا۔ — ۱۷ ”

۵۰۰ میل سے اوپر فاصلہ جو پہلے ۵۰۰ میل کے کرایہ میں اضافہ کیا جائیگا — ۱۲ ”

مزبورہ نرخوں میں تین پائی فی من ٹرمینل کرایہ کا اضافہ کیا جائیگا

دستخط
وی - ایچ - بولتھ
ٹریفک منیجر

دفتر
ٹریفک منیجر لاہور
۱۳ر ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

ہندوستان کی خبریں

سر ہالینڈ کا جانشین معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد شفیع علاوہ اپنے فرائض کے عارضی طور پر سر ہالینڈ کی جگہ جو مستعفی ہو گئے ہیں۔ محکمہ تجارت وصنعت اور ریلوے کا چارج لینگے۔

جمعیۃ العلماء کا فتویٰ کیوں ضبط کیا گیا سید رضا علی کے ایک سوال کے جواب میں ہوم سکرٹری نے کہا کہ چیف کمشنر دہلی نے ”ہندوستان کے مسلمانوں کا مذہبی فتوےٰ“ جو ضبط کیا ہے اسکی تمام ذمہ داری گورنمنٹ ہند نے اپنے سر لی ہے۔ اسکی ضبطی کی وجہ یہ ہے کہ اس میں درج تھا۔ کہ پولیس اور فوجوں میں ملازمت کرنا خاص طور پر ایک سخت گناہ ہے۔ کیونکہ انھیں اپنے ہی بھائیوں پر گولیاں چلانی پڑتی ہیں۔ گورنمنٹ کے پاس اس امر کی شہادت ہے کہ یہ فتوےٰ مذہبی ہونے کی بجائے زیادہ تر پولیٹیکل ہے۔ اور فوجوں کے اندر ایک کثیر تعداد میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اسکی ضبطی سے مسلمانوں کی مذہبی آزادی پر کوئی دست درازی نہیں ہوئی۔

گرانی کے باعث فساد دہلی ۵ر ستمبر خبر آئی ہے کہ مین پوری اور شاہجہانپور میں اجناس خوردنی کی گرانی کے باعث کچھ فساد ہوئے ہیں۔

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا آئندہ اجلاس پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا آئندہ اجلاس بتاریخ ۲۴ر اکتوبر بروز سوموار لاہور میں منعقد ہوگا۔ یہ اجلاس تین ہفتہ جاری رہیگا۔

ہندو ودھواؤں کی شادی ودواہ سبھا لاہور کی سرگردگی میں اگست کے مہینہ میں ۲۵ بیوہ عورتوں کی شادی ہوئی اسی سال کے دوران میں (یعنی یکم جنوری سے لیکر ماہ اگست کے اختتام تک) جس قدر بیوہ عورتوں کی شادی ہوئی انکی مجموعہ تعداد ۱۹۷ ہے جسکی تفصیل یہ ہے برہمن ۲۶ - کھتری ۵۳ - اروڑا ۶۰ - اگروال ۲۶ - کائستھ ۸ - راجپوت ۲۶ - سکھ ۱۲ - متفرقات ۶۶ -

میونسپلٹی دہلی میں ولیعہد بہادر کی آمد کیلئے بیس ہزار منظور ۶ر ستمبر ۱۹۲۱ء کو زیر صدارت ڈپٹی کمشنر دہلی میونسپل کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں قرار پایا کہ ولیعہد کے استقبال کا کام دو سب کمیٹیوں کے سپرد کیا جائے۔ ایک زیب و زینت و آرائش کا اور دوسری کو تہنیت نامہ کے مسودہ کی ترتیب کا کام سپرد کیا گیا۔ اور بیس ہزار روپیہ کی رقم ولیعہد انگلستان کے خیر مقدم پر صرف کرنے کیلئے منظور کی گئی

جمعیۃ العلماء کا خاص اجلاس ۱۲ر ستمبر کو دہلی میں جمعیۃ العلماء ہند کا ایک اجلاس ہوگا جس میں صرف نمائندے ہی جاسکینگے۔ اس اجلاس میں فتوے کی ضبطی مسلمانان ہند اور فرائض متعلقہ انگورا تحقیقات معاملات مدراس و امیر الشریعت ہند کا انتخاب وغیرہ پر غور ہوگا۔

رشوت ستانی کے متعلق تحقیقات حکومت پنجاب کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ رشوت ستانی کی تحقیقاتی کمیٹی اپنا خفیہ اجلاس شملہ میں ۸ر ستمبر کو شروع کریگی۔ جو اصحاب شہادت دینا چاہیں۔ وہ خان صاحب میاں عبدالعزیز سکرٹری فنانشل کمشنر یا کمیٹی کے صدر کو اپنے نام بھیجدیں اور زیادہ مناسب ہو کہ وہ شہادت کا تھوڑا سا خاکہ بھی بھیجدیں۔

گوردواروں کے متعلق سکھ قیدیوں کی مشروط رہائی شملہ ۱۰ر ستمبر گورنمنٹ پنجاب کا اعلان مظہر ہے کہ جو سکھ گوردواروں پر خلاف قانون طریق پر عمل کر کے قبضہ کر رہے تھے۔ ان پر جو مقدمات چلائے گئے ان میں ۶۴ ملزم ہیں۔ ان کے متعلق گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جو سزا مل چکی ہے اسکی سزائے قید منسوخ کردیجا سکتی ہے اگر وہ یہ وعدہ کریں۔ کہ آئندہ میعاد قید ختم ہونے تک اپنا چال چلن گورنمنٹ کے حسب اطمینان رکھیں گے نیز اس وقت تک جو لوگ کسی مذہبی انسٹی ٹیوشن پر قابض ہیں انکو قانونی منظوری کے بغیر علیحدہ کرنے کی کوشش یا ایسی کوشش کی حوصلہ افزائی نہیں کرینگے۔ اگر گورنمنٹ کی رائے میں یہ شرائط پوری نہ ہوں گی تو سزا پھر بحال کی جاسکتی ہے اور ملزموں کو دوبارہ گرفتار کیا جاسکتا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

کابل میں ہیضہ پشاور ۲۹ اگست کابل میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ اسی وجہ سے جشن خودمختاری نہیں منایا گیا۔

یونانی افواج انگورا کے دروازہ پر لندن ۳ ستمبر قسطنطنیہ سے ڈیلی اکسپریس کے نام ایک تار مظہر ہے کہ یونانی افواج انگورا کے دروازے تک پہنچ گئی ہے۔ لیکن ترکی افواج باوجود شدید نقصانات کے صحیح وسالم ہیں۔ اور انگورا کے جنوب مشرق کیطرف پسپا ہو رہی ہیں۔ انگورا کو خالی کردیا گیا ہے اور کمالی گورنمنٹ قیصریہ کو چلی گئی ہے۔

یونانیوں کا ترکی قلعہ بند مورچوں پر قبضہ لنڈن ۳ ستمبر ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ ایک سرکاری اعلان مورخہ ۳۱ اگست میں بیان کیا گیا ہے کہ گاردیم کے باہر کی جنگ میں یونانیوں نے پیش قدمی کی ہے اور بلاوجی۔ اور ییلد زداغ کے قلعہ بند مقامات پر قبضہ کرلیا ہے۔ نیز تمیر دغلو کی قلعہ بند لائن کی مشرق جانب تک قریب قریب کے مقامات پر سخت جنگ کے بعد یونانیوں نے قبضہ کرلیا ہے جبل آرزو کی سمت میں یونانیوں کی پیش قدمی جاری ہے۔

ترک سختی سے مقابلہ کر رہے ہیں لنڈن ۴ ستمبر رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ اناطولیہ میں یونانی پیش قدمی کسی قدر رک گئی ہے۔ ترک اب سختی سے مقابلہ کررہے ہیں۔ اب دریائے سکاریہ کے نواح میں ایک بڑی زبردست جنگ ہوئی ہے۔ اگرچہ خاتمہ ہوا ہے تو یونانیوں کو ہوا ہے۔ جنہوں نے بہت خفیف ترقی کی ہے۔ اور انگورا ریلوے کے قریب دریائے سکاریہ کو عبور کیا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی بات فیصلہ کن نہیں ہوئی اور لڑائی جاری ہے۔

برطانی مصنوعات کا نمائشی جہاز لندن۔ ۴ ستمبر ایک خاص وضع کا جہاز بنام برٹش انڈسٹری سنہ ۱۹۲۳ء کے موسم گرما میں جنوبی امریکہ۔ جنوبی افریقہ آسٹریلیا نیوزیلینڈ جاپان چین۔ آبنائے باب المندب اور ہندوستان کی سیاحت کیلئے دریائے ٹیمز سے روانہ ہوگا۔ یہ جہاز برطانی مصنوعات اور صنعت وحرفت کی نمائش کراتا پھریگا۔ یہ جہاز ۱۰ ماہ میں تین ہزار میل سفر طے کریگا۔

فرانس کی آئندہ سال کی ہوائی قوت لندن ۳۱ اگست اخبار ڈیلی میل کا نامہ نگار متعینہ پیرس تار پر اطلاع دیتا ہے کہ سال آئندہ فرانس کے فوجی ہوائی محکمہ میں چالیس ہزار طیارے طیار ہو جائینگے۔ نیز ہوائی فوجوں کی ۲۸۶ رجمنٹیں ہونگی۔ اور ہر رجمنٹ ۱۲ اوڈرن پر مشتمل ہوگی۔

ایک حیرت انگیز ایجاد لندن کی خبر ہے کہ موسیو بیلین نے ایک نہایت حیرت انگیز ایجاد کی ہے جس کی مدد سے پیرس میں بیٹھا ہوا ایک شخص نیویارک اور کسی اور مقام کے بنکوں کے چیک پر دستخط کرسکتا ہے۔

ایک نئے جرم سماوی کا انکشاف کیلیفورنیا کی رصدگاہ کے رصدین نے سورج کے پاس ایک نئی کرہ کا انکشاف کیا ہے۔ جو ہماری زمین سے بڑا ہے۔ اور قرب آفتاب کے باعث نہایت چمکدار ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پانچ مرصدین نے اس کرہ کو بغیر کسی آلے کے مشاہدہ کیا۔ ابتک یہ کرہ ابر میں چھپا ہوا تھا۔

شہزادہ ویلز کے بارے میں احتیاط لنڈن یکم ستمبر لندن کے بہت سے ہوشیار ترین مجرم ولیعہد برطانیہ کی سیاحت شروع ہونے سے پہلے ہی ہندوستان کو روانہ ہوگئے ہیں۔ سکاٹلینڈ یارڈ (لندن کا محکمہ خفیہ) ان کی حرکات سے بخوبی واقف ہے اور اس نے ان کے فوٹو شائع کردئے ہیں۔

قیصر کے فرار کی افواہ لندن۔ ۳ ستمبر پیرس سے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ قیصر کے متعلق یہ افواہ مشہور ہے کہ ہالینڈ سے ایک ہوائی جہاز میں سوار ہوکر جرمنی چلے گئے ہیں۔

سابق قیصر جرمنی پر سنگین پہرہ لنڈن۔ ۳ ستمبر (انگلشمین کا خاص تار) بیرونی افواہوں پر رائے زنی کرتے ہوئے انگریزی اخبارات اس بات کا یقین نہیں کرتے کہ قیصر جرمنی واقعی ہالینڈ سے خفیہ طور پر چلدئے ہیں۔ انگریزی اخبارات کی رائے میں قیصر کا اب تمام زور و شور ختم ہوگیا ہے۔ اور وہ شاید ہی اب دوبارہ جرمنی میں واپس جاکر دوبارہ تخت سلطنت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ بہت سے نامہ نگار ڈورن ہالینڈ میں اس واقعہ کی تحقیق کرنے کی غرض سے گئے انکا بیان ہے کہ قیصر کے مکان پر اب بھی سخت پہرہ بیٹھا ہوا ہے۔ اور پولیس اس بات کی سخت نگرانی کرتی ہے۔ کہ قیصر فرار نہ ہونے پائے۔

شفیلڈ میں ۸ ہزار اشخاص کے خلاف سمن لندن ۶ ستمبر شفیلڈ میں محصول کی ادائگی کے لئے ۸ ہزار اشخاص کے نام سمن جاری کئے گئے ہیں۔ کونسل کا ایک خاص اجلاس اس تجویز پر غور کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ کہ قلیل اقساط میں محصول ادا کرنے کا طریقہ جاری کیا جائے۔

امریکہ میں کان کنوں کی بغاوت نیویارک ۴ ستمبر مغربی ورجینیا کی کوئلہ کی کانوں کے ہزاروں مزدوروں نے مالکوں کی بدسلوکی کے خلاف ہڑتال کردی ہے۔ انہوں نے ایک فوج بنالی ہے۔ اور کانوں کی فوج اور افسروں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ سرکاری افواج نے ہوائی جہازوں کی مدد سے ایک سو آدمیوں کو غیر مسلح کیا۔ باقی منتشر ہوگئے۔ پریزیڈنٹ نے تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کا حکم دیا ہے۔

فرانس اور ٹرکی کا معاہدہ ڈاکٹر رشاد نے جو بکر سامی بے کے ہمراہ پیرس میں مقیم ہیں۔ اخبار انٹرانزیجنٹ کے نمایندہ سے کہا کہ موسیو براشٹ کے ساتھ جو ایک مکالمہ ہوا ہے اسکا نتیجہ یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ ایک نیا فرانسیسی اور ترکی عہدنامہ مکمل ہوگیا ہے۔ اب ایک معاہدہ مرتب کرکے چند دن میں دستخط ہوجائینگے۔ اگر بظاہر رشاد پاشا کی پیشگوئی درست ہو تو اس کے یہ معنے ہیں کہ حکومت فرانس بکر سامی بے کو انگورہ کا مستند نمایندہ تسلیم کرتی ہے۔

باہتمام شیخ محمد احمد [illegible] ضیاء الاسلام [illegible] پریس [illegible]